تبصرہ کتب

گستاخِ رسول ﷺ کی سزا

مؤلف : رعایت اللہ فاروقی
ناشر : مکتبہ حلیمیہ متصل جامعہ بنوریہ، سائٹ کراچی - ۱۶
سالِ اشاعت : ۱۹۹۳ء
صفحات : ۱۲۷
قیمت : درج نہیں

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" (ننکانہ صاحب - ضلع شیخوپورہ) ہر سال اپنی دلچسپی کے کسی دینی موضوع پر مقالہ نگاری کے مقابلے کا اہتمام کرتی ہے۔ ۱۹۹۳ء میں مجلس نے "گستاخِ رسول ﷺ کی سزا" کا موضوع تجویز کیا تھا۔ مقابلے میں جناب رعایت اللہ فاروقی کا زیر نظر مقالہ بہترین قرار پایا اور اُنہیں "سونے کے تمغے" کا مستحق قرار دیا گیا۔ (اسی لیے مصنّف کے نام کے ساتھ "گولڈمیڈلسٹ" کے الفاظ لکھے گئے ہیں اور کتاب کے صفحہ اوّل پر اِسے گولڈمیڈل یافتہ قرار دیا گیا ہے۔)

مقالہ چھ ابواب اور کتابیات پر مشتمل ہے۔ پہلے باب "رسول ﷺ اور گستاخی رسول ﷺ" کے زیر عنوان نبی اور رسول میں فرق، نیز عصمتِ انبیاء پر بحث کے ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی اور ملبوسات تیار کرنے والی ایک فرم کے اشتہار سے گستاخیِ رسول ﷺ کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ دوسرے باب میں قرآن و تفسیر کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ "استہزاء بالرسول، سنجیدگی سے ہو یا خواہ بطور مذاق، دونوں صورتوں میں کفر ہے۔" (ص ۴۹) اور "ایذاء رسول ایسا جُرم ہے جس کی سزا قرآنی دستور کے مطابق وجوبِ قتل ہے۔" (ص ۵۵) تیسرے اور چوتھے باب میں بالترتیب احادیث مبارکہ اور اجماع اُمت سے مذکورہ نقطۂ نظر کی توثیق کی گئی ہے۔ پانچویں باب میں گستاخی رسول اور اس کے مرتکب کی سزا کے بارے میں مولانا عبدالحی لکھنوی، مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی کفایت اللہ، مفتی محمد شفیع اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے فتاویٰ یکجا کیے گئے ہیں۔ آخری باب میں توہینِ رسالت کے سلسلے میں قانون سازاداروں کی کارکردگی پر گفتگو کی گئی ہے۔

جنابِ مقالہ نگار نے اہلِ سنت (اور برصغیر کی حد تک دیوبندی) نقطۂ نظر رکھنے والے اہل علم کی

تحریروں سے استشہاد کیا ہے۔ گستاخیِ رسول کے موضوع پر اُمت مسلمہ میں کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا۔ نہ صرف اہل سنت (بریلوی مکتب فکر) کے علماء کا یہی نقطۂ نظر ہے بلکہ اہل تشیع بھی جمہور مسلمانوں کے ہم نوا ہیں۔ اگر ان مکاتب فکر کے جید علماء کے حوالے سے بھی استشہاد کر لیا جاتا تو مقالہ زیادہ جامع ہوتا۔

مقالہ نگار نے گستاخیِ رسالت کے ضمن میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام تحریروں کے حوالے درج کیے ہیں۔ چند جگہوں پر "روحانی خزائن" کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس نام سے خود کوئی کتاب نہیں لکھی بلکہ اُن کے پیروکاروں نے اُن کی جملہ تحریروں کو اس نام سے یک جا کیا ہے۔ اس لیے زیادہ بہتر ہوتا کہ مرزا صاحب نے جس نام سے کوئی کتاب لکھی، اُسی نام سے حوالہ دیا جاتا اور ساتھ ہی یہ بتا دیا جاتا کہ "روحانی خزائن" کی فلاں جلد میں یہ کتاب یا کتابچہ شامل ہے۔

جناب رعایت اللہ فاروقی کی یہ کاوش اپنے موضوع پر مفید اضافہ ہے، تاہم مؤلف اس جانب توجہ نہیں دے سکے کہ گستاخیِ رسالت کے جُرم کے تعیّن اور اس کی سزا دینے کا اختیار کسی عام فرد کو حاصل نہیں بلکہ اسلامی ریاست کے دائرۂ اختیار میں آتا ہے۔ (اختر راہی)

مراسلت

لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد ایوب خان
"انجمن اشاعتِ قرآن" - لاہور

"... کچھ عرصہ سے ہم حیرت سے دیکھ رہے ہیں کہ آپ اپنے رسالہ کے سرِورق پر صلیب کا نشان لگاتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ قرآن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کا انکار کیا ہے اور اسلامی مملکت میں صلیب کی نمائش ممنوع ہے۔ اس وقت گرجاؤں کی چھتوں پر صلیب لگی ہے۔ حکم یہ ہے کہ وہاں سے صلیب اتار لی جائے۔ اندرونِ خانہ عیسائی صلیب لگا سکتے ہیں مگر اس کی نمائش نہیں کر سکتے۔ نہ مسلمانوں کا لباس، شباہت، نام وغیرہ اختیار کر سکتے ہیں۔ ہماری حکومت بوجوہ خاموش ہے۔ --- ہمیں معلوم ہے کہ آپ کا یہ عمل معصومیت پر مبنی ہے مگر اصلاح ضروری ہے۔"